International Journal of Islamic Studies & Culture *ISSN- 2709-3905*
http://ijisc.com.pk/index.php/IJISC/issue/view/192 *PISSN2709-3891*
(Volume.3, Issue.4 (2023)
(October-December)

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تفریحی صورتوں کا جائزہ

Komal Khalid *
Naseer Ahmed**
Umaima***
M, Phil, Islamic Thought and Civilization, University of Management and Technology, Sialkot, Punjab, Pakistan
PhD Scholer, Islamic Thought and Civilization, University of Management and Technology, Sialkot, Punjab, Pakistan
M, Phil, Islamic Thought and Civilization, University of Management and Technology, Sialkot, Punjab, Pakistan

Abstract

Similar to physical needs, Islam recognizes the innate human desire for happiness and enjoyment. Recreation serves this purpose, offering joy, comfort, and renewal for the heart, mind, and spirit. This pursuit, however, transcends mere leisure; it aims to cultivate a positive, balanced temperament guided by spiritual reflection and ethical principles. Unlike other traditions that may elevate amusement to the purpose of life, Islam views recreation as a tool for deeper understanding. By engaging with the world around us, we contemplate the Creator's artistry and learn from the consequences faced by past civilizations who strayed from their faith. This mindful approach ensures that even leisure activities contribute to spiritual growth and moral development. Islam promotes moderate and ethical forms of recreation that nurture good humor, optimism, and vitality. It discourages idleness and frivolity, upholding a balanced framework within the boundaries of Shariah and Islamic morality. This guidance ensures that enjoyment serves as a means to replenish human well-being rather than compromising it. As societies evolve, so too do the forms of recreation. Yet, the Islamic principles of purposefulness, morality, and balance remain constant, offering a timeless framework for seeking joyful renewal while staying true to one's faith and values.
Keywords: Recreation, Islam, civilizations, principles, Shariah.

تعارف:

جس طرح انسان کو اپنے وجود کو برقرار رکھنے کے لیے اور اپنی بقا کے لیے خوراک، رہائش، ہوا، پانی اور لباس کی ضرورت پیش آتی ہے، بالکل اسی طرح انسانی فطرت میں اللہ تعالی نے خوشی اور غمی جیسے عناصر بھی رکھے ہیں، جس طرح تکالیف مصائب اور غم انسانی طبیعت کو متاثر کرتے ہیں، بالکل اسی طرح خوشی بھی انسانی طبیعت پر اثرانداز ہوتی ہے۔ خوشی کے حصول کے لیے انسان مختلف ذرائع روز اول سے تلاش کرتا رہا ہے، انسان کو فرحت، خوشی اور تسکین بخشنے کا ایک ذریعہ تفریح ہے۔ تفریح سے مراد ایسے امور جن کو کرنے سے دل کو فرحت حاصل ہو۔ جس طرح دل کی تفریح ہوتی ہے، اس طرح قلب، عقل، جذبات اور احساسات کی بھی تفریح ہوتی ہے، ان سب تفریحات کا مقصد انسانی طبیعت میں ایک نیا پن پیدا کرنا ہے، ایسا نیا پن جو اسے مثبت راہ پر گامزن کرے۔ جب سے کائنات وجود میں آئی تفریح کا وجود مختلف صورتوں میں ہر قوم ہر زمانے میں موجود رہا، ہر قوم اپنی تہذیب اور ثقافت کو مد نظر مد نظر رکھ کر اس کا اہتمام کرتی رہی، بعض اقوام کے اندر تفریح کے لیے اختیار کیے جانے والے ذرائع عبادت کا مقام حاصل کر گئے، جبکہ بعض اقوام کے اندر اس کا تعلق صرف ثقافت کی حد تک ہے، جبکہ اسلام کے اندر اس کو عبادت کا مقام حاصل ہے

اسلام میں تفریح صرف اس لیے نہیں کہ انسان محض زمین پر گھومے پھرے بلکہ اسلام کا تصور تفریح دیگر اقوام اور مذاہب سے یکسر مختلف ہے۔ اسلام دیگر مذاہب اور مغرب کی طرح زندگی برائے کھیل کا نظریہ پیش نہیں کرتا، اسلامی تعلیمات کے مطابق تفریح کا مقصد کائنات کی تخلیق پر غور و فکر کر کے اللہ کی معرفت کا حصول ہے، اس کے ساتھ ساتھ ایک مقصد سابقہ اقوام کے برے انجام کے بارے میں جاننا ہے جنہوں نے اللہ تعالی اور اس کے احکامات کو جھٹلایا ان کو اللہ نے بعد میں انے والوں کے لیے عبرت کا نشان بنایا۔

اسلام ایک اعتدال پسند مذہب ہے جہاں اس نے انسان کو زندگی گزارنے کے تمام اصول وضوابط شریعت اسلامیہ کے اندر رہتے ہوئے فراہم کیے، وہیں اس نے ادبی اور اخلاقی حدود کے اندر رہتے ہوئے تفریح کے اصول وضوابط پیش کیے جن کا مقصد انسانی طبیعت میں خوش مزاجی، خوش طبعی اور زندہ دلی جیسے اوصاف پیدا کرنا ہے۔ دین اسلام کسی بھی طرح سستی اور کاہلی کو پسند نہیں کرتا، عہد جدید کے تصور تفریح کا موازنہ اگر زمانہ ماضی کے تصور تفریح سے کیا جائے تو قوموں کے افکار و نظریات رہن سہن تہذیب وثقافت کی تبدیلی سے تفریح کی عصری صورتوں میں بھی تبدیلی رونما ہوئی جب تک روئے زمین پر انسانی حیات باقی ہیں یہ سلسلہ ایسے ہی جاری رہے گا۔

تفریح کا مفہوم:

تفریح کا لفظ دراصل تین زبانوں میں استعمال ہوا ہے اردو، عربی اور فارسی تفریح دراصل عربی زبان کا لفظ ہے جو کہ ف ر ح سے لیا گیا ہے یعنی فرح سے مشتق ہے فرح "ر" کے فتح کے ساتھ ہے، جس کے معنی ہنسنا، مذاق، خوشی، مسرت اور فرحت کے ہیں۔ فرح کے لغوی معنی نقیض الحزن ہے علی بن اسماعیل النحوی اللغوی المعروف ابن سیدہ الفرح کے لغوی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: الفرح نقیض الحزن[1] فرح غم کا متضاد ہے۔ ابن منظور الفرح کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: الفرح نقیض الحزن و یجد فی قلبہ حقۃ[2] اس سے مراد دل کا ہلکا پن ہے۔ الغرض اہل لغت نے فرح کی لغوی تعریف کے لیے نقیض الحزن کا لفظ استعمال کیا ہے کیونکہ عربی کا ایک مشہور مقولہ ہے

الاشیاء تعرف باضدادھا

ہر چیز اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہے۔

جس طرح دن کا الٹ رات، بھوک کا سیر، ٹھنڈک کا گرمی اور خوشی کا الٹ غم ہے۔ اسی طرح فرح غم کے مخالف کو کہتے ہیں۔ اس لغوی تعریف کی مزید وضاحت کرتے ہوئے اہل لغت کے دوسرے گروہ نے فرح کے لغوی تعریف اس طرح کی ہے کہ فرح ایسی چیز ہے جس سے دل ہلکا ہو جائے، دل سے غم، اضطراب، پریشانی بے چینی، قلق بے قراری اور بے آرامی ختم ہو جانے کے بعد مزاج میں ہلکا پن، خوشی اور فرحت آ جائے، اس کو فرح کہتے ہیں اس کے لیے درج ذیل الفاظ کا استعمال ہوا ہے دل لگی خوش طبعی غم دور کرنا ہوا خوری سیر، دل بہلانا، تازگی، فرحت۔

تفریح کی اصطلاحی تعریف:

انسان اپنی بقا اور اپنی خواہشات کی تکمیل کے لیے محنت ومشقت جدوجہد اور بہت سے جتن کرتا ہے۔ انسان کی زندگی ان گنت اور لامحدود خواہشات کا مرکز ہے۔ اپنی مختصر سی زندگی کے آگے انسان کی خواہشات کی کوئی حد نہیں انہی خواہشات اور ضروریات کی تکمیل کی بھاگ دوڑ میں انسان ذہنی الجھنوں اور ٹینشن کا شکار رہتا۔ ان حالات میں انسان کے لیے ضروری ہے وہ ہر طرح کی فکر رنج وغم اور خواہشات سے آزاد ہو کر اپنا کچھ وقت ایسے کاموں میں گزارے جس سے اس کو ذہنی اور قلبی سکون اور راحت میسر آئے اور وہ اپنے تمام غم کے لمحات کو بھول جائے، خود کو ایسے مشاغل میں مصروف کرنا جس سے انسان ذہنی روحانی اور جسمانی لحاظ سے محظوظ ہو تفریح کہلاتا ہے: تفریح کی اصطلاحی تعریف کرتے ہوئے علی بن محمد الجرجانی فرماتے ہیں: الفرح لذۃ فی القلب لنیل المشتھی[3] حصول خواہش پر دل میں لذت کا پیدا ہونا فرح کہلاتا ہے۔ اسی طرح محمد عبداللہ الرؤف المناوی فرح کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں: فتاح القلب بما یتلذ[4] دل کا اس چیز سے کشادہ ہونا جس سے وہ لذت حاصل کرے۔ انگریزی زبان میں تفریح کے لیے کا لفظ استعمال ہوتا ہے جس کا معنی فارغ وقت میں دلچسپ مشغلہ اختیار کرنا ہے ری کریئیشن کا لفظ دو الفاظ ری اور کریئیشن کا مجموعہ ہے جس کا مطلب کوئی نئی چیز یا ماحول وغیرہ تخلیق کرنا ری کریئیشن سے تفریح اس لیے مراد دی جاتی ہے، کیونکہ تفریح انسان کو دوبارہ نئے جذبے کے ساتھ زندگی کے امور سرانجام دینے کے لیے تیار کرتی ہے۔ انگریزی زبان کے ماہر سی فرینک بریک مین تفریح کی مختصر مگر جامع تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں:

---

[1] Ibn Sayyidah, Ali ibn Ismail. *Al-Mukhtasar*. Dar al-Ihya al-Turath al-Arabi, Beirut, 1417 AH. 4:86
[2] Ibn Manzur, Muhammad ibn Mukram. *Lisan al-Arab*. Dar Sader, Beirut. Vol. 2, p. 521.
[3] Jarghani, Ali ibn Muhammad. *Al-Tasrifat*. Dar al-Kutub al-Arabi, Beirut. First edition, 1405 AH. 312.
[4] Manawi, Abd Allah. *Al-Tawqif 'ala Muhimmat al-Tasrif*. Dar al-Fikr al-Mu'asir, Beirut, 1410 AH.

ISSN- 2709-3905
PISSN2709-3891

"The pleasurable and constructive use of leisure time"[5]

Mas .s.Yakis تفریح کی اصطلاحی تعریف بیان کرتے ہوئے فارغ وقت کا دلچسپ اور تعمیری استعمال ہی لکھتا ہے:

"Recreation is an act of experience selected by the individual during his leisure time to meet a personal want a desire primarily for us on satisfaction[6]"

تفریح ایک ایسا عمل یا تجربہ ہے جو انفرادی طور پر فرحت کے وقت منتخب کیا جاتا ہے اپنی ذاتی خواہش یا آرزو کو پورا کرنے کے لیے بنیادی طور پر اپنے ذاتی اطمینان کے لیے۔

تفریح کا تصور:

تفریح کا تصور ہر قوم ہر زمانے میں موجود رہا ہے البتہ اقوام کے نزدیک تفریح کے تصورات نظریات اور مقاصد کو لے کر تضاد رویہ پایا جاتا رہا ہے۔انسانی طبیعت کا خاصہ ہے کہ وہ ہر وقت نئی نئی چیز کی تلاش میں رہتا ہے، یکساں قسم کا ماحول مزاج، طرز زندگی انسان کو تھکا دیتی ہے۔ایسے میں وہ ایسی سرگرمیوں کی طرف رجوع کرتا ہے جس سے اس کو ذہنی، قلبی، روحانی اور جسمانی راحت میسر آئے، زندگی کو دوبارہ نئے جوش اور ولولے کے ساتھ گزارنے کا جذبہ پیدا ہو، انہی بنیادوں پر اقوام اور اس کے افراد میلوں ، تہواروں، نمائشوں اور دیگر تقریبات کی صورت میں تفریح کا انعقاد کرتے ہیں، تاکہ تفریح سے حاصل ہونے والی فرحت اور انبساط سے زندگی میں جدیدیت پیدا ہو ۔ڈاکٹر محمود احمد غازی اپنے غیر مطبوعہ خطاب میں تفریح کا تصور بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: تفریح انسانی مزاج، انسانی طبیعت، انسانی جذبات واحساسات کو "ری جنریٹ" کرنے کا نام ہے۔انسان ایک ماحول سے اکتا جاتا ہے بعض اوقات ماحول کی یکسانیت اسے بور کر دیتی ہے، وہ پریشان ہو جاتا ہے اس بنا پر ماحول میں جدت پیدا کرنے کے لیے ایسے کچھ کرنا پڑتا ہے، کہ انسان کا مزاج وہ نئی چیز کو حاصل کرنا چاہتا ہے اس لیے وہ نئی چیز میں لذت محسوس کرتا ہے۔اگر کسی پرانی چیز کو نئے انداز میں پیش کیا جائے تو اس سے بھی ایک نیاپن محسوس ہوتا ہے، گویا جدت میں انسان لذت محسوس کرتا ہے اور نئے پن میں ایک تفریح محسوس ہوتی ہے، عام معمول سے ہٹ کر انسان جو کوئی چیز کرتا ہے تو اس کی خوشی ہوتی ہے اسی خوشی کی وجہ سے تفریح محسوس کرتا ہے۔[7]

تفریح کے تقاضے ہر زمانے اور ہر دور میں مختلف رہے ہیں، انسانی تاریخ کے اگر مختلف زمانوں کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انفرادی اور اجتماعی دونوں سطح پر انسانی طبیعت کو فرحت وانبساط کی فراہمی کے لیے تفریح سرگرمیاں عمل میں آتی رہی ہیں، کہی یہ کھیل تماشے، جوا، شراب، زنا، موسیقی، میلوں اور شعر وشاعری کی صورت میں وقوع پذیر ہوتی رہی ہیں اور کہی احکام الہی کو عمل میں لاتے ہوئے دین اسلام کی خدمت کے لیے کی جانے والی سیر وسیاحت، اللہ کی راہ میں جہاد کی تیاری اور کہی دیگر مستحب اور مباح تفریح سرگرمیوں کی صورت میں ان کا انعقاد کیا گیا ہے۔جیسا کہ خالد علوی اپنی کتاب اسلام کا معاشتی نظام میں تفریح تصور پیش کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں : تفریح سے مراد ایسا پروگرام جس سے طبیعت میں فرحت وانبساط ہو، انسانی تاریخ میں فرحت وانبساط کی سرگرمیاں محنت اور جد وجہد کے ساتھ چلتی رہی ہیں، افراد اور اقوام، محنت اور جد وجہد کے ساتھ ایسے لمحات کی آرزو رکھتے ہیں، جن میں سکون واطمینان حاصل ہو، بعض افراد کے نزدیک اپنے خاندان میں بیٹھنا، گپ شپ لگانا، ایک دوسرے سے اظہار محبت وشفقت کرنا ہی سب سے بڑی تفریح ہے اسی طرح سیر وسیاحت، دل فریب فطرت کو دیکھنا بھی ایک تفریحی سرگرمی ہو سکتی ہے، کھیل تماشے اور شیر وشاعری، موسیقی کی محفلیں بھی وجہ تفریح ہو سکتی ہیں۔انسانی تاریخ میں ہر معاشرے نے اپنے مزاج کے مطابق تفریح کے پروگرام مرتب کیے ہیں۔ جاہلی

[5] De Grazia, Sebastian. *Free Time: The Psychohistory of Leisure*. Oxford University Press, 2000. Chapter 6, "The Pleasures and Perils of Leisure," pp. 143-17
[6] Yokis, Thomas S. *Fundamentals of Recreation*. 2nd ed. New York: Harper & Row, 1967. 5
[7] Gaazi, Mahmood Ahmad. "The Concept of Recreation in Islam." *Majallat al-Shari'ah* (January-February 2011). Vol. 22, No. 1-2.

تہذیبوں میں تفریح سر گرمیوں میں کس حد تک ایسے عناصر موجود رہے ہیں جنھیں ہم اخلاقی اعتبار سے نہ درست قرار دیتے ہیں۔ تفریح بلاشبہ حیات انسانی کا ایک جز ہے جسمانی ذہنی محنت کے بعد انسان آرام و آسائش مانگتا ہے تھوڑی سی اسائش اور آرام کے بعد انسان تازہ دم ہو جاتا ہے۔[8]

اسی طرح مشہور مغربی مفکر دانیال تفریح کے متعلق لکھتا ہے"

"Recreation is widely regarded as an activity including physical mental social or emotional involvement as a constructed with sheet s are complete rest"

" recreation is pumped by internal motivation and the desire to achieve personal satisfaction rather than by Extrinsic goals reward[9]"

ان اقتباسات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ تفریح انسانی زندگی کے لیے لازم وملزوم ہے۔ معاشروں کی بقا، استحکام اور اخلاقی اقدار کے فروغ، افراد کی انفرادی، اجتماعی زندگیوں میں خوشحالی، امن وامان شادمانی، خوشی وبساط پیدا کرنے کے لیے تفریح سر گرمیاں اہم کردار ادا کرتی ہیں، حقیقی معنوں میں تفریح مثبت نتائج اس وقت حاصل ہوتے ہیں، جب انسان اپنی خوشی اور مسرت معاشرے کی اخلاقی اقدار اصول وضوابط اور احکام الٰہی کو نظر انداز نہ کریں۔

تفریح کا تاریخی پس منظر:

فرحت ومسرت کے جذبات انسانی ضروریات میں سے ہیں بلکہ انسانی طبیعت ومزاج کو معتدل رکھنے کے لیے از حد ضروری ہیں، انہی جذبات واحساسات کے مظہری طریقوں کو تفریح کا نام بھی دیا گیا ہے، تفریح کے طریقے تغیر زمان ومکان کے ساتھ بدلتے رہے ہیں اور یہ تفریح روز اول سے ہی انسانی زندگی کا ایک اہم عنصر رہی ہے، اگر یوں کہا جائے کہ تفریح کی تاریخ اس قدر قدیم ہے جس قدر انسانیت وبشریت قدیم ہے تو بالکل بجا ہوگا۔ انسانیت تو در کنار حیوانات بھی انہی تفریح جذبوں سے مستغنی نہیں ہوتے۔ جیسے کہ ہم ان کے طور واطوار سے اس بات کا مشاہدہ کرتے ہیں، مختلف جگہوں اور زمانوں میں انہی جذبات کے اظہار کے لیے انفرادی واجتماعی سطح پر مختلف طریقے اور اوقات مقرر کیے گئے کیے گئے ہیں، کہیں ان تفریحی مشاغل کو موسمیاتی تبدیلیوں سے جوڑا گیا تو کہیں ان کا وقوع کسی خاص واقعے کے ساتھ منسلک کیا گیا کبھی ان کا ظہور تہذیبی، ادبی اور ثقافتی میلوں پر کیا جانے لگا تو کہیں نئے سال کے آغاز میں انہی مشاغل وسر گرمیوں کو اپنایا گیا، کچھ اقوام نے انہیں حد بندی وقید کے ساتھ اپنایا اور کچھ نے شتر بے مہار سرانجام دیا۔ الغرض یہ اپنائی اور منائی گئی کیونکہ انسانی وفطرتی جذبوں کو متوازن معتدل اور قابل عمل بنانے کے لیے ان کا وجود لازمی تھا۔

موسمیاتی تبدیلیاں اور تفریح:

تفریح کے اگر تاریخی پس منظر پر غور وفکر کیا جائے تو کچھ تفریحات موسمیاتی تبدیلیوں سے منسلک ہوتی ہیں۔ جیسے ہی موسم کی کروٹ کا وقت آتا ہے تو وہ تفریح سر گرمیاں ومشاغل سرانجام دی جاتی ہیں، کچھ تفریحات موسم بہار کے آغاز میں اور کئی اس کے عین عروج ووسط میں اور کوئی اس اختتام پر وقوع پذیر ہوتی ہیں۔ جیسے دیوالی جشن بہاراں اور اس طرح کے دیگر سمر فیسٹیول وغیرہ اس پر مزید یہ کہ ان میں مذہبی وہ علاقائی عناصر، رجحانات اور ترجیحات شامل ہوتی ہیں زمانہ قدیم میں بھی اس طرح کے دو تہوار مشہور ہیں جنھیں اہل مدینہ بھی منایا کرتے تھے، جنھیں نیروز، مہرجان کہا جاتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی تبدیل کر واکر عید الاضحی وعید الفطر عطا کی۔ جیسے سید نا انس فرماتے ہیں:

---

[8] Alawi, Khalid. *The Social System of Islam*. Al-Fayiz Publishers and Traders, Kutub Ghazni Street, Urdu Bazaar, Lahore, 2009. P:428.

[9] Mc Lean Daniel and Amy Hurd Kraup, recreation, and leisure in Modern Society, Jones and Bartlett Publish 2011 p:25

قدم رسول اللہ المدینہ ولھم یومان یلعبون فیھما فقال ما ھذان الیومان قالوا کنا نلعب فیھما فی الجاھلیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قد ابد لکم بھما خیرا منھما یوم الاضحی ویوم الفطر[10]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو دیکھا کہ ان کے لیے سال میں دو دن ہیں، جن میں وہ کھیلتے کودتے ہیں تو آپ نے پوچھا یہ دو دن کون سے ہیں تو ان لوگوں نے کہا جاہلیت میں ہم ان دو دنوں میں کھیلتے کودتے تھے تو اپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اللہ نے تمھیں ان دو ان دونوں کے عوض ان سے بہتر دو دن عطا فرما دیے ہیں۔ ایک عید الاضحی کا دن اور دوسرا عید الفطر کا دن۔

نیروز اور مہرجان دونوں بہت قدیم ایام تفریح شمار کیے جاتے ہیں، ایک اندازے کے مطابق نیروز کا آغاز چار ہزار سال قبل کا ہے۔ ان کی ابتدا فارس سے ہوئی تھی اور آج بھی ایرانی تہذیب اس دن کو بطور تفریح مناتی ہے۔ جس میں مختلف قسم کے کھانے تیار کیے جاتے ہیں اور مہمان اور دیگر افراد کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔ نیروز شمسی سال کا پہلا اور مہرجان قمری سال کا پہلا دن ہوتا ہے۔ قدیم حکماء کا یہ خیال ہے تھا کہ ان دونوں ایام میں آب وہوا معتدل ہوتی ہے اور سردی و گرمی سے خالی ہوتی ہے بلکہ دن رات برابر ہوتے ہیں۔ اسی خیال کے پیش نظر انہوں نے اس دن کو تفریح کے لیے موضوع قرار دیا جیسے شارح ابوداؤد محدث علامہ شمس الحق عظیم ابادی لکھتے ہیں:

وھما یوم النیروز ویوم المحرجان لذا قال الشراح وفی القاموس النیروز افضل یوم السنہ معرب نوروز والنروس مشھور وھو افضل یوم تتحول الشمس فیہ الی برج الحمل وھو افضل السنہ الشمسیہ کما ان غرہ شھر المحرم افضل السنہ القمریہ اما مھرجان فالظاھر بحکم مقابلتہ بالنیروز ان یکون افضل یوم المیزان وھما یومان معتدلان فیہ الھواء لا حر ولا برد ویستوی فیہ اللیل والنھار فکان الحکماء المتقدمین المتعلقین بالھیئہ اختاروھا للعید فی ایامھم وقلدھم اھل زمانھم لاعتقادھم بکمال عقول حکمائھم فجاء واالانبیاء وابطل ما بنی علیہ الحکماء[11]

اور یہ دو دن نیروز اور مہرجان تھے جیسے کہ شارحین نے کہا نیروز سال کا پہلا دن جو اصل نوروز عجمی لفظ سے بنا ہے۔ یہ سورج کے برج الحمل کی طرف پلٹنے والے پہلے دن کو کہتے ہیں اور شمسی سال کا پہلا دن ہے۔ جیسے محرم قمری دنوں میں سے پہلا دن ہوتا ہے۔ رہا مہرجان تو یہ میزان کے دنوں میں سے سب سے پہلا دن ہے یعنی قمری سال کا پہلا دن ہے۔ یہ دونوں دن آب وہوا میں معتدل ہوتے ہیں، نہ ہی سردی والے نہ ہی گرمی والے بلکہ ان میں راتیں اور دن بھی برابر ہوتے ہیں۔ گویا قدیم حکماء نے ان دونوں کو عیدوں کے لیے موضوع قرار دیا اور بعد والوں نے انہیں عقلمند سمجھتے ہوئے ان کی پیروی شروع کر دی پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ انبیاء آئے تو انہیں بے بنیاد قرار دیا۔ تفریح کی یہ صورت ہر زمانے میں آپنے کسی نہ کسی اجتماعی انفرادی شکل میں موجود رہی اور اب بھی موجود ہے کہ جہاں لوگ موسمیاتی تبدیلیوں سے لطف اندوز ہوتے ہوئے تفریحی سرگرمیوں اختیار کرتے ہیں۔ اس میں یہ رجحان مذہبی اعتبار سے پایا جاتا ہے جیسے کہ ہندوازم اور اس میں فطری اور جذباتی اعتبار سے جیسے دیگر اقوام ہر دو صورت میں یہ تفریح قدیم زمانہ سے ہوتی ہوئی اس جدید فکر و نظر والے زمانے تک بھی پہنچ گئی۔ بلکہ کچھ اقوام کا محبوب ترین مشغلہ بھی بن چکی ہے۔

عظیم حادثات وواقعات پر تفریح:

تفریح کی تاریخی پس منظر کے حوالے سے اگر بات کی جائے تو ایک صورت اقوام عالم میں عظیم حادثات وواقعات والے دنوں کو تفریح کے ساتھ مختص کرنا ان ایام کے ساتھ تہوار تفریح سرگرمیاں اختیار کرنا دونوں ادوار قدیم وجدید میں متداول رہا ہے۔ ان ایام میں اقوام عالم کے فتح، نجات، آزادی، تخت نشینی، یوم دفاع ودیگر اس طرح کے ایام شامل ہیں اہل عرب بھی کسی قوم سے جنگ پر فتح حاصل کرتے تو میدان جنگ میں تین ایام پڑاؤ کرتے اور خوب جشن مناتے، فی زمانہ بھی تقریبا اکثر ممالک کی آزادی، حریت کے دن جشن کے لیے مختص ہیں۔ تاریخی اعتبار سے اس دن کے موجد بھی یہود ہیں۔ جب اس دن فرعون کے اذیتوں اور غلامی سے نجات حاصل ہوئی تو انہوں نے اس دن کو بھی خوشی ومسرت کا باعث بنالیا۔ جیسے طارق بن شہاب ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

---

[10] Abu Dawud, Sulayman ibn Ash'ath. *Sunan Abi Dawud*. Book 20, Chapter 11, Hadith 1134. Dar al-Salam, Riyadh, 1420 AH.

[11] Azimabadi, Shams al-Haq. *Aun al-Ma'bud Sharh Sunan Abi Dawud*. Volume 3, p. 341. Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, Beirut, 1415 AH.

كان يوم عاشوراء يوما تعظمه اليهود وتتخذه عيدا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم صوموه انتم[12]

عاشورہ کے دن کی تعظیم یہود کرتے تھے اور اس کو عید ٹھہراتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس دن روزہ رکھو۔ یہود اس دن کا محض روزہ نہیں تھے رکھتے بلکہ وہ اسے عید سمجھتے تھے اس دن زیب وزینت اختیار کرتے خود اور اپنی خواتین کو نئے لباس پہناتے انہیں زیورات پہناتے بلکہ بناؤ سنگار کے طریقے اختیار کرنے کی تلقین کیا کرتے تھے کیونکہ وہ اس دن کو عظیم دن تصور کرتے تھے۔ جیسا کہ سیدنا ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

كان اهل خيبر يصومون يوم عاشوراء ويتخذونه عيدا ويلبسون نساءهم فيه حليهم وشارتهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فصوموه انتم[13]

خیبر کے یہود روزہ رکھتے تھے عاشورے کے دن اور اس دن عید کو ٹھہراتے تھے اور اپنی عورتوں کو زیور پہناتے تھے اور ان کو سنوارتے تھے اور سنگارتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ بھی روزہ رکھو۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ کسی عظیم حادثے اور واقع پر عید منانا اجتماعی تفریحی مشاغل اختیار کرنا زمانہ قدیم سے چلا آرہا ہے اور مرور زمانہ کے ساتھ اس میں مزید جدت وحدت پیدا کی گئی۔

تہذیبی ثقافتی وادبی میلوں پر تفریحات:

تفریح کی تاریخی پس منظر میں دیکھنے سے تفریح کی جو صورت واضح ہوتی ہے وہ تہذیبی وثقافتی اور ادبی میلوں کا انعقاد ہے۔ جہاں شرکت کرنے والے اپنی تہذیبی وثقافتی رنگ بکھیرتے نظر آتے ہیں، لوگوں پر اپنا کلچر اور طرز زندگی واضح کرتے تفریح کی یہ صورت بڑی دلچسپ اور معنی خیز معلوم ہوتی ہے، جہاں مختلف اقوام اور علاقائی ثقافت رونما ہوتی ہے تفریح کی یہ شکل وصورت بھی زمانہ قدیم سے چلتی آرہی ہے۔ جہاں لوگ سالانہ میلوں کا انعقاد کرتے تھے اور یہ میلے تجارتی اور تفریحی مقاصد کے لیے منعقد کیے جاتے تھے۔ عصر حاضر میں بھی یہ تفریح کی یہ صورت کہیں تو بعینہ اپنی شکل میں موجود ہے جبکہ ترقی یافتہ ممالک وشہروں میں اس کی ماہیت یکسر بدل گئی ہے۔ جس کی جگہ جدید تفریحی مشاغل نے اختیار کرلی مگر اس کا بنیادی ڈھانچہ زمانہ قدیم کے میلوں سے ہی مستعار لیا گیا ہے۔

تفریح کے ادبی وتہذیبی وثقافتی میلوں کی واضح مثال سوق عکاظ کا میلہ ہے۔ جس میں تجارتی سرگرمیاں بڑے زور وشور سے اختیار کی جاتی، جہاں یمن وشام اور روم سے تاجر آتے، اپنا سامان تجارت فروخت کرتے تھے۔ سوق عکاظ کا عرب تہذیب میں بڑا مقام ہے، اس دن لوگ شعر گوئی، کشتی دوڑ، فنی وتہذیبی صلاحیتوں کا اظہار کرکے خود کو اعلی وافضل منوانے کی کوشش کرتے تھے۔ سوق عکاظ عدیم اور قاضی کی طرف منسوب ایک جگہ کا نام ہے جو غلام تھا اور سرزمین عکاظ میں فروخت کیا گیا تھا، عرب قبائل ہر سال اس جگہ پر جمع ہو کر شعر گوئی کرتے تھے جیسے یعقوب بن عبداللہ الحموی لکھتے ہیں:

وكانت قبائل العرب تجتمع بعكاظ في كل سنة ويتفاخرون فيها ويحضرها شعراؤهم ويتناشدون ما احدث من الشعر ثم يتفرقون وعزيم عكاز عكاظ نسب اليه وهو مما يحمل الى عكاز فيباع فيها[14] عرب قبائل عکاظ میں ہر سال جمع ہوتے فخر کرتے اور شعراء اپنے نئے تخلیق کردہ اشعار پڑھ کر چلے جاتے تھے، یہ عظیم قاضی کی طرف منسوب ہے جس کو یہاں لاکر بیچا گیا تھا۔

سوق عکاظ مکہ اور طائف کے درمیان واقع ہے جو کہ منطق السیل کے قریب ہے اہل عرب یہاں زمانہ جاہلیت میں ذی القعدہ کے بیس دن جمع ہوتے جہاں وہ اپنے ادبی، فنی، تہذیبی وثقافتی سماجی اور دنیاوی صلاحیتوں کا لوہا منواتے ہیں۔ اس کے بعد وہ مجنہ کا رخ کرتے اور دس دن وہاں پڑاؤ کرتے بعد ازاں ذی المجاز جاتے وہاں آٹھ دن قیام کرتے اور حج کی تیاری میں مشغول ہو جاتے اپنے سواریوں کو خوب کھلاتے پلاتے تاکہ حج میں مشکلات سے بچا جائے۔ عرب کی تہذیب وثقافت کی برتری ثابت کرنے کے لیے وہ بیعت بازی، کشتی اور دیگر مقابلہ منعقد کراتے، جیتنے والے کے حصے میں خوب شہرت اور مال آتا تھا اور اس کی تکریم کی جاتی، جس سے ان کی خوب تفریح ہو جایا کرتی تھی اور معاشی طور پر اہل مکہ اس کے فوائد سے مستفید ہوتے تھے۔ جیسے محی الدین احمد اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

---

[12] Al-Qurashi, Muslim ibn al-Hajjaj. *Sahih Muslim*. Book 3, Chapter 13, Hadith 2660. Dar al-Salam, Riyadh, 1421 AH.
[13] Ibid Hadith2661
[14] Yaqut al-Hamawi. *Mu'jam al-Buldan*. Volume 4, p. 142. Dar al-Fikr, Beirut.

سوق عکاظ یقع بین مکه والطائف قرب منطقه السیل الکبیر علی ارجح الاقوال وکان موعد اجتماع العرب في الجاهلیه في بدایه ذي القعده ویقیمون به عشرین لیله لیمار سوا عادتهم ومحاجتهم ومفاخرهم ونشاطتهم الادبیه والفنیه والدینیه والاجتماعیه کماذکرنا من قبل وبعد هذا ینصرفون الی السوق الثانیه وهی مجنه تقع في ارض کنانه اسفل مکه علی ارجه الاقوال علی بعد ثلاثه امیال من مکه ویقال انها المکان المعروف بالاضی وهو موجود بفادي فاطمه ویقیمون بها کذلک عشرة ایام الی اول ذي الحجه فینصرفون عن ذیل الی السوق الثالثه وهی للمجاز وهی قرب عرفه وتقع في ارض قبیله هزیل وکان العرب یقیمون بها ثمانا لیال لیتزودوا فیها بالماء لیاخذوه لعرفا ومزدلفه بعد ذلک لاتمام الحج حیث لم یکن هناک ماء الا من ذي المجاز فیاخذون الماء للتریه ولذا سمی یوم الثامن من ذي الحجه بیوم الترییه [15]

سوق عکاظ راجح قول کے مطابق مکہ اور طائف کے درمیان منطقۃ السیل الکبیر قریب واقع ہے اور یہ جاہلیت میں اہل عرب کے اجتماع کی جگہ تھی جہاں وہ ذی الحجہ کے پہلے بیس دن ٹھہرتے تاکہ اپنی اجداد، دلائل، فخر اور ادبی وفنی، دینی اور اجتماعی صلاحیتوں کا اظہار کر سکیں۔ جیسے کہ پہلے ہم بیان کر چکے ہیں، اس کے بعد وہ مجنہ بازار جاتے جو راجح قول کے مطابق نچلی سرزمین کنانہ میں تین میل کی مسافت پر واقع ہے۔ بعض کے ہاں اقوام سے معروف ہے جو کہ فاطمی وادی میں واقع ہے یہاں پر دس دن رکتے، اس کے بعد وہ تیسرے بازار کا رخ کرتے جو کہ ذل مجاز ہے۔ یہ عرفہ کے قریب حسین کی سرزمین میں واقع تھا یہاں پر ذی الحجہ کے اٹھ دن رکتے تاکہ عرفہ اور مزدلفہ کے لیے پانی جمع کر سکیں، کیونکہ اس زمانہ میں وہاں پانی موجود نہیں تھا وہ اونٹوں کو سیراب کرتے اسی مناسبت سے اس کا نام یوم ترویہ بھی رکھا گیا ہے۔

تہذیبی ثقافتی اور ادبی میلوں سے حصول فرط تازگی قدیمی طرز عمل رہا ہے، جس سے اہل عرب خوب لطف اندوز ہوتے اور تفریح کی مختلف ومتنوع صورتیں اختیار کرتی ۔اسی مناسبت سے میلے قائم کیے جاتے تھے جہاں رقاصہ رقص کرتی گانے گاتی اور شعر وشاعری اور دیگر اصناف تفریح سے لطف اندوز ہوا جاتا۔ فی زمانہ بھی اسی طرح کی تفریحات اقوام عالم میں وقوع پذیر ہو رہی ہیں۔

بتوں دیوتاؤں کے ناموں پر تفریح:

تفریح کے رائج طریقوں میں سے ایک طریقہ قدیم وجدید ادوار میں بتوں اور دیوتاؤں کے نام پر تفریح کا انعقاد ہے، کچھ تفریحات بطور خاص بتوں کے نام سے شروع کی گئی ۔کچھ بتوں کے ایام پیدائش پر۔ در حقیقت بت اصل میں مجسمے ہیں ان گزرے لوگوں کے۔ کچھ ان کی واپسی پر جیسے دیوالی رام اور سیتا کی ادھویہ کی واپسی کی خوشی میں اور کچھ کی نسبت فتح وشکست کی طرف ہے۔ جیسے دسہرہ کا تہوار جو رام کے ہاتھوں راون کی شکست کی خوشی میں اور کچھ ان کے اعزاز میں جیسے سانجھی دیوی ماں کے اعزاز اور مہا شیوراتری شیو بھگوان کی اعزاز میں منائے جاتے ہیں۔ اس طرح کی تفریحات زمانہ قدیم میں یونانی اور رومی تہذیبوں میں بکثرت پائی جاتی تھی بلکہ اولمپکس جیسا مشہور ترین کھیل در حقیقت دیوتا کے نام سے مشہور ہے جو کھیلوں کا دیوتا ہوا کرتا تھا۔ الغرض بتوں دیوتاؤں کے نام سے بڑے تہوار و تفریحات منعقد ہوتی تھیں، جن میں سے کچھ ابھی اپنی اصل کے ناموں سے برقرار ہیں جبکہ بعض دیگر اب محض تفریحات ہی رہ گئی ہیں مگر دیوتاؤں کا تصور ختم ہو چکا ہے جیسے ڈاکٹر محمود احمد غازی لکھتے ہیں: کچھ اور اقوام نے یہ دیکھا کہ ان کے ہاں دیوتاؤں کے پرانے قصے مشہور ہیں کہ فلاں دیوتا سے فلاں دیوی سے وابستہ یہ واقعہ ہے یہ قصہ فرضی تھا یا حقیقی انہوں نے ان کی یاد منانی چاہی اور انہوں نے ان کے نام پر تہوار مقرر کر لیے، اکثر وبیشتر دیوتاؤں کے تہوار مشرکانہ ہیں، مشرکانہ اعمال اور مشرکانہ عقائد کی بنیاد پر مقرر کیے گئے ہیں، مثال کے طور پر اولمپکس گیم کیا ہے؟ یونانیوں میں اولمپک ایک دیوتا تھا جو کھیلوں کا دیوتا کہلاتا ہے، اس کے نام پر اولمپکس گیم ہوتی ہیں اس طرح مختلف دیوتاؤں کے ناموں پر تہوار ہوا کرتے تھے۔[16] یہ اکثر یونانیوں یا رومیوں کے تہوار ہیں ان کے ساتھ ان کی دیوی دیوتا اور ان کی یادیں وابستہ ہیں، یہ اور اس طرح کے دیگر نظریات سابقہ موجودہ اقوام میں پائے جاتے رہے جہاں وہ اپنے معبودوں کے نام سے مخصوص ایام میں تہوار و تفریحات مناتے تھے جن میں مختلف قسم کے کھانے اور عبادت مقرر کی جاتی ہیں اور خوشی ومسرت کے دیگر طریقے اپناتے ہوئے تفریحات سرانجام دیتے تھے۔

---

[15] Muh-al-Deen , Ahmad. *Fi Rihab Bayt al-Atiq*. Volume 1, p. 241. Dar al-Qurtubah, Egypt, 1423 AH

[16] Gaazi, Mahmood Ahmad. "The Concept of Recreation in Islam. Vol. 22, No. 1-2.

ایامِ پیدائش پر تفریح:

تفریح کی معروف ترین صورتوں میں ایامِ پیدائش پر تفریح منانا بھی ہے۔ تفریح کی یہ صورت بھی قدیم ترہے پہلے پہل تو مخصوص لوگوں کی پیدائش پر تفریح منائی جاتی تھی جہاں امت کے معزز اور اعلیٰ حسب و نسب کے حامل اشخاص کے پیدائش پر تفریح انعقاد پذیر ہوتی مگر بعد میں اس کے اندر شدت آنے لگی جہاں تقریباً ہر عام و خاص کی پیدائش پر تفریح منائی جاتی ہے۔ جہاں شعراء، ادبا، مفکرین و مجددین سنگرز، مذہبی و سیاسی رہنماؤں کے ایام پیدائش پر۔ تقریباً اکثر افراد اس تفریح سرگرمی کو اپناتے نظر آتے ہیں، اس کی واضح مثال کرسمس عید میلاد النبی وغیرہ ہے بلکہ اب تو برتھ ڈے ایک فیشن بن چکا ہے۔ ہر فرد اس میں شمولیت کے اندر سرگرم نظر آتا ہے اس کی تاریخ بھی قدیمی طور پر ہندوؤں اور عیسائیوں سے ماخوذ ہے۔ جیسے کرشن جنم اشٹمی کرشن بھگوان کی یوم پیدائش پر اور ہنومان جنیتی ہنومان بھگوان کی یوم پیدائش اور کرسمس حضرت عیسیٰ کی پیدائش پر منایا جاتا ہے[17]۔

دینِ اسلام کا تصور ان سے مختلف ہے جس کا تعلق قربِ الٰہی اور تسکینِ نفس پر مشتمل ہے۔ اسلام میں اجتماعی اعتبار سے دو کلیدی تفریح سرگرمیاں ہیں، ان کا تعلق نہ بتوں دیوتاؤں کے ساتھ اور عظیم حادثات و واقعات سے نہ ہی تہذیب و ثقافتی میلوں سے اور نہ ہی سالوں اور موسموں سے، بلکہ غور و فکر کے بعد جو بات سمجھ آتی ہے وہ یہی ہے کہ جب مسلمان اللہ سے راضی ہو اس کا نفس پاک ہو جائے وہ اللہ کی راہ میں عظیم چیز قربان کر کے قربِ الٰہی حاصل ہو تو یہی اس کی تفریح ہے۔ جیسے عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے مواقع تفریحات اسلامیہ میں سے ہیں اور ان کا نقطہ نظر بھی یہی ہے اس کے علاوہ ایسی خوشی میں کوئی حرج نہیں جہاں اسلامی حدود و اصول کا لحاظ رکھا جائے۔

تفریح کا شرعی حکم:

دینِ اسلام میں تفریح کے شرعی حکم کو جاننے سے پہلے ضروری ہے کہ انسان یہ بات ذہن نشین کرلے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق بغیر کسی غرض کے نہیں کی۔ اس کی زندگی کا ایک ایک لمحہ قیمتی ہے انسان کی اتنی بساط نہیں کہ وہ وقت کو روک سکے اگر انسان اپنے لمحات زندگی کو صحیح جگہ صرف کرے تو دنیا و آخرت کی کامیابی اس کا نصیب بن جاتی ہے، لیکن اگر ان لمحات کو ضائع کردے تو دنیا و آخرت کا خسارہ اس کا مقدر بن جاتا ہے۔ اسی لیے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے زمانے کی قسم کھا کر ارشاد فرمایا

ہے وَالۡعَصۡرِ ۱ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِیۡ خُسۡرٍ[18]

عصر کی قسم عصر کی قسم کہ انسان نقصان میں ہے

اس سورہ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے زمانے کی قسم کھائی ہے جس سے مراد زمانہ ہے انسان کے تمام حالات اس کی نشو و نما حرکات و سکنات اعمال و اخلاق سب زمانے کے لمحات میں رونما ہوتے ہیں۔ زمانے کے ان لمحات میں دینی و دنیاوی لحاظ سے کامیاب انسان وہی ہے جو اپنے وقت کو ٹھیک ٹھیک کاموں میں صرف کرے۔ بے کار اور لہب و لہو کے کاموں میں ضائع ہونے سے بچائے۔

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

نعمتان مغبون فیهما کثیر من الناس الصحه والفراغ[19]

دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے صحت اور فراغت۔

اسلام بمقصد زندگی گزارنے کی تلقین فرماتا ہے یہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب انسان اپنی قیمتی لمحات کو حقیقتاً قیمتی جان کر ایسے کاموں میں مشغولیت اختیار کرے جن میں دنیا آخرت کی کامیابی یقینی ہو۔ کل فائدہ نہیں تو کم از کم انسان خسارے سے دوچار نہ ہو انفرادی اور اجتماعی طور پر انسان کی زندگی مسلسل جہد اور سرگرمیوں کے ساتھ محیط ہے جن میں تفریح سرگرمیاں بھی شامل ہیں یہ تفریحی مشاغل کبھی ممنوع کبھی واجب و مستحب اور حالات و واقعات کے ساتھ مشروط ہوتی ہیں۔

---

[17] www.wekipidia.com
[18] Al-Asar:103,1,2
[19] Al-Bukhari, Muhammad ibn Ismail, Sahih al-Bukhari, Book.67, Vol.7, Hadees.6412

International Journal of Islamic Studies & Culture
http://ijisc.com.pk/index.php/IJISC/issue/view/192
(Volume.3, Issue.4 (2023)
(October-December)
ISSN- 2709-3905
PISSN2709-3891

ممنوع تفریحی مشاغل:

دین اسلام میں تفریح کا حکم قرآنی تعلیمات اور احادیث مبارکہ پر مبنی ہے جس میں حلال و حرام شرم و حیا اور اخلاقی صورتوں کو اہم ایسی حیثیت حاصل ہے۔ جو تفریحات ان حدود و قیود کو پامال کریں فائدہ کم اور انسانی زندگی پر منفی اثرات کثرت سے مرتب کریں شریعت ان کو حرام قرار دیتی ہے۔ تفریح کی وہ تمام صورتیں ناجائز ہیں جن کو واضح طور پر اسلام نے حرام اور ناپسندیدگی کی فہرست میں شامل کیا ہے۔ جیسے کہ شراب، جوا، رقص و سرور، جھوٹے لطیفے، قصے، کہانیاں، موسیقی، تمسخر بے حیائی فحاشی و عریانی، حرام ماکولات و مشروبات، غیر فطری تسکین نفس کے ذرائع وغیرہ شامل ہیں اللہ کے نافرمان اور سرکش بندوں کی تفریح میں شراب جوا سر فہرست ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے قبل اہل مکہ بہت سی معاشرتی اخلاقی مذہبی برائیوں میں مبتلا تھے جس میں شراب جوا بھی شامل تھا کفار مکہ کے نزدیک شراب جوا سب سے بہترین تفریحی مشغلہ تھے۔ قران مجید ایسے شیطانی فعل میں مبتلا ہونے والوں کو سخت عذاب کی وعید سنائی۔

ارشاد باری تعالی یَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِنَّمَا ٱلۡ ◌ خَمۡ ◌ رُ وَٱلۡ ◌ مَيۡ ◌ سِرُ وَٱلۡ ◌ أَنصَابُ وَٱلۡ ◌ أَزۡ ◌ لَٰمُ رِجۡ ◌ س ◌ مِّنۡ ◌ عَمَلِ ٱلشَّيۡ ◌ طَٰنِ فَ ٱجۡ ◌ تَنِبُوهُ لَعَلَّكُمۡ ◌ تُفۡ ◌ لِحُونَ [20]

ایسی تفریحی مشاغل جو دلوں کو غافل کرے انسان کو اس کی حقیقی مقصد سے روکے کفر فسق و فجور اور معصیت الہی کی رغبت دلائے شریعت اسلامیہ میں ان کی سخت ممانعت آئی ہے۔ اللہ تعالی نے قران مجید میں موسیقی کو حرام لہو و لعب اور ناجائز قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے: وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَشۡ ◌ تَرِي لَهۡ ◌ وَ ٱلۡ ◌ حَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ بِغَيۡ ◌ رِ عِلۡ ◌ م وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًاۚ ◌ أُوْلَٰٓئِكَ لَهُمۡ ◌ عَذَاب ◌ مُّهِين ◌ [21]

آیت مبارکہ میں لہب الحدیث سے مراد ایسی لغویات ہیں جو انسان کو خیر و بھلائی سے غافل کر دیں اس حدیث مبارکہ میں ان چیزوں کی سخت ممانعت آئی ہے۔

آج کل مسلمان تفریح کے نام پر ایسی تفریحات میں مشغول ہیں جو شرعی اعتبار سے ناپسندیدہ اور حرام ہیں۔ ایسی تفریحات کا شرعی حکم معلوم ہو جانے کے بعد ان میں شمولیت اختیار کرنا خود کو اپنے ہاتھوں سے تباہی و ہلاکت میں مبتلا کرنے کی مترادف ہے۔ مزید براں ایسی تفریحات جن میں کسی دوسرے کا مذاق یا تمسخر اڑایا جائے کسی کی عزت نفس کو مجروح کیا جائے یعنی اسلام ایسے مشاغل کی اجازت نہیں دیتا ارشاد باری تعالی ہے۔۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا يَسۡ ◌ خَرۡ ◌ قَوۡ ◌ م ◌ مِّن قَوۡ ◌ مٍ عَسَىٰٓ أَن يَكُونُواْ خَيۡ ◌ رٗا مِّنۡ ◌ هُمۡ ◌ وَلَا نِسَآء ◌ مِّن نِّسَآءٍ عَسَىٰٓ أَن يَكُنَّ خَيۡ ◌ رٗا مِّنۡ ◌ هُنَّۖ ◌ وَلَا تَلۡ ◌ مِزُوٓاْ أَنفُسَكُمۡ ◌ وَلَا تَنَابَزُواْ بِٱلۡ ◌ أَلۡ ◌ قَٰبِۖ ◌ بِئۡ ◌ سَ ٱلِٱسۡ ◌ مُ ٱلۡ ◌ فُسُوقُ بَعۡ ◌ دَ ٱلۡ ◌ إِيمَٰنِۚ ◌ وَمَن لَّمۡ ◌ يَتُبۡ ◌ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ [22]

بعض لوگ ہلکی پھلکی ہنسی مذاق کی غرض سے ایک دوسرے پر طعنہ زنی کرتے ہیں، الٹے ناموں سے پکارتے ہیں، جبکہ بعض لوگ خود کو بہتر اور اعلی وارفع دکھانے کی غرض سے دوسروں کا تمسخر اڑاتے ہیں، اسلام میں کسی بھی غرض سے اگر کسی کی عزت نفس کو مجروح کیا جائے یا کسی کو حقیر جان کر اس کا مذاق اڑایا جائے تو ایسا عمل اخلاقی دائرے سے باہر تصور کیا جائے گا۔ بعض لوگ دوسروں کو ہنسانے کی غرض سے جھوٹ کا سہارا لیتے ہیں، جھوٹ پر مبنی لطیفے کسے کہانیاں سنا کر دوسروں کو ہنسانے کی کوشش کرتے ہیں، جھوٹ ایک بہت بڑی معاشرتی اور خلاقی بیماری ہے، جس سے معاشرے میں انتشار، بدنظمی نااتفاقی فتنہ و فساد جیسے مسائل پیدا ہوتے ہیں، ایسا عمل بندہ مومن کو فاسق کو فاجر بنا کر کمال ایمان سے بہت دور کر دیتا ہے، البتہ مذاق اور تفریح کی غرض سے بولا جانے والا جھوٹ بھی جھوٹ ہی ہوتا ہے۔

تفریح کی وہ تمام صورتیں جن کی شریعت اسلامیہ میں ممانعت وارد ہوئی ہے وہ حرام اور ناجائز ہے لہذا ایک بندہ مومن کو یہ زیب نہیں دیتی کہ ایسی تفریحات میں خود کو مشغول کر کے قیمتی لمحات کو ضائع کرے اور اللہ کی ناراضگی مول لے۔

واجب و مستحب تفریحی مشاغل:

---

[20] Al-Maida:5,90
[21] Luqman :31,6
[22] AL-Hujurat :49,11

مندرجہ بالا تفریح مشاغل کے برعکس بعض تفریح سرگرمیاں ایسی ہیں جن کو اسلام نے واجب مستحب قرار دیا ہے۔ان کا کرنا بندہ مومن کے لیے باعث اجر ہے اور نا کرنے تو اللہ تعالی اس کے رسول کے احکام سے روح گردانی کے مترادف ہے۔ جیسے بیوی کے ساتھ ہنسی مزاح، نکاح کے موقع پر ولیمہ کا اہتمام کرنا، عیدین عیدالاضحی عیدالفطر منانا، اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کی تیاری کے لیے تیر اندازی، گھوڑ دوڑ، تراکی اور نشانہ بازی کی مشقت کرنا بمقصد سیر و سیاحت کے ذریعے کائنات میں اللہ کی شان و عظمت سے آگاہی حاصل کرنا اور سابقہ اقوام کے حالات و واقعات کو جان کر عبرت و نصیحت حاصل کرنا۔ان کے علاوہ ایسی تمام مثبت سرگرمیاں جو انسان کو ذہنی جسمانی اور روحانی لحاظ سے افادیت بخشے اسلام ان کو واجب مستحب قرار دیتا ہے۔ مرد اپنی بیوی کے ساتھ خوش طبعی پیار و محبت میں اضافے کی غرض سے تفریح کھیل اسلام کے مطابق مستحسن ہے ،اور یہ بیوی کا حق بھی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی عمل فرماتے اور صحابہ کرام کو بھی ایسا کرتے تھے۔

اسی طرح قران مجید میں بھی اللہ تعالی فرماتا ہے وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ [23]

صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم نے جب اپنی بیویوں سے قطع تعلقی اختیار کر کے خود کو صرف عبادت میں مصروف کرنے کا ارادہ فرمایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے ان کو منع فرمایا اور بیویوں کو ان کے حقوق ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔ میاں بیوی کا رشتہ اللہ تعالی نے بنایا ہی اس لیے ہے کہ ایک دوسرے سے راحت و تسکین حاصل کریں، خوشگوار اور پر سکون زندگی گزارنے کے لیے میاں بیوی میں ہنسی، مذاق، خوش طبعی ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔اسلامی معاشرے میں ایسے تہوار اور رسومات بھی رائج ہیں جو واجب مستحب تفریحات میں شامل ہوتے ہیں۔ جیسے عیدین عیدالفطر عیدالاضحی اور ولیمہ وغیرہ ہیں حدیث مبارکہ ہے أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا قَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ [24]

عبدالرحمن بن عوفؓ رسول للہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے توان پر زرد رنگ کے نشانات تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میں ایک انصاری عورت سے شادی کرلی ہے آپ نے پوچھا: ''اسے حق مہر کتنا دیا ہے؟'' انہوں نے کہا: گٹھلی کے وزن کے برابر سونا دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ولیمہ ضرور کرو، ایک بکری ہی ذبح کرو۔

علاوہ ازیں اللہ کی راہ میں جہاد کی تیاری کے لیے کی جانے والی سرگرمیاں جن میں تیر اندازی تیراکی نشانہ بازی گول گول وغیرہ یہ سب تفریح کی واجب مستحب صورتیں ہیں ۔نبی کریم صلی نے خود بھی جہادی سرگرمیوں کا انعقاد فرمایا صحابہ کرام کو بھی اس کی تلقین فرمائی۔ عصر حاضر میں بندوقوں، توپوں گولا بارود اور دیگر جنگی آلات یہ سب اس زمرے میں آتے ہیں جہاد کی تیاری کے لیے ان سب میں مہارت حاصل کرنا خلاف شریعت نہیں بلکہ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ ایسی تفریحی مشاغل کو اپنائے جو دنیاوی اور اخروی لحاظ سے فائدہ مند ثابت ہوں جیسے ایک حدیث مبارکہ میں ہے۔

کان لاھل الجاھلیۃ یومان فی کل سنۃ یلعبون فیھما, فلما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ, قال: "کان لکم یومان تلعبون فیھما, وقد ابدلکم اللہ بھما خیرا منھما یوم الفطر ویوم الاضحی [25]."

[23] AL-Raom:30,21
[24] Al-Bukhari, Muhammad ibn Ismail, Sahih al-Bukhari, Book.67, Vol.7, Hadees.5153
[25] Nasa'i, Ahmad ibn Shu'ayb. *Sunan an-Nasa'i*, Kitab Salat al-'Idayn, Maktabah Dar al-Islam Riyadh, 1420 H, Hadith No. 1557.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جاہلیت کے لوگوں کے لیے سال میں دو دن ایسے ہوتے تھے جن میں وہ کھیل کود کیا کرتے تھے، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان کے بدلہ ان (اب) تمہارے لیے دو دن تھے جن میں تم کھیل کود کیا کرتے تھے ": مدینہ آئے تو آپ نے فرمایا (مکہ سے ہجرت کر کے) وسلم ۔" سے بہتر دو دن دے دیئے ہیں: ایک عید الفطر کا دن اور دوسرا عید الاضحیٰ کا دن

چنانچہ یہ تفریح مشاغل روحانی قلبی ذہنی جسمانی سکون لذت راحت واطمینان فرحت اور خوش طبعی کے حصول کے ساتھ ساتھ شرعی اور معاشی فرض احکام کے ادائیگی کا سبب بنتے ہیں۔ لہذا ان فوائد پر مبنی تمام تفریحی سرگرمیاں واجب مستحب کے زمرے میں آئیں گی۔

حالات وماحول سے مشروط تفریحی مشاغل:

تفریح کی تیسری صورت حالات اور واقعات ماحول اور دیگر امور کے ساتھ مشروط ومربوط ہے۔ ان میں بعض تفریحات تو کبھی موقع محل کے مطابق افضل اور مستحب ہیں جبکہ بعض کو حالات اور ماحول میں تبدیلی کی وجہ سے ممنوع بھی قرار پاتی ہیں۔ جیسے مزاح کھیل کود، دف، بجانا سیر وسیاحت۔ فلمیں، قصے، کہانیاں اور سٹیج ڈرامے وغیرہ اگر یہ تفریحی سرگرمیاں اسلامی حدود وقیود کے اندر رہتے ہوئے سرانجام دی جائیں تو ان کو اپنانے میں کوئی قباحت نہیں یعنی اسلام ان سے منع نہیں فرماتا۔ لیکن اگر یہی تشریح مشاغل اسلامی حدود وقیود اصول وضوابط کو پامال کرے تو اسلام نے ان سے منع فرمایا جیسے کہ مذاق خوش طبعی دل لگی ایسی کیفیات جو اللہ نے ہر انسان میں رکھی بلاشبہ اللہ تعالی کی عظیم نعمتوں میں سے ہے جو دلوں کو افسردگی کو دور کرکے سرور وبساط سے ہمکنار کرتے ہیں۔ لیکن دین اسلام ایسے تمام امور میں اعتدال پسندی اختیار کرنے کی تقیید فرماتا ہے قلبی لذت اور مزاج میں تبدیلی غلط سے ہنسی مزاح کھیل کود ان سب میں بھی اعتدال پسندی کا لحاظ بہت ضروری ہے۔ مواقع محل کی مناسبت مزاح میں ایک مستحب عمل ہے نبی کریم صل وسلم کے صحابہ کرام کے ساتھ ہنسی دل جوئی تفریح وطبع کے لیے بے شمار واقعات مروی ہیں اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مشاغل کو اختیار کرتے ہوئے ہمیشہ شریعت کے اصول کو مدنظر رکھا اور کبھی ایسا مزاح نہیں کیا جو جھوٹ تمسخر کسی کے دل آزاری یا فتنہ فساد ذریعہ بننے والا ہو۔ حدیث نبوی ہے عن ابي هريرة، قال:

قالوا: يا رسول الله، إنك تداعبنا، قال: "إني لا أقول إلا حقا"، قال أبو عيسى: هذا حديث حسن معنى قوله: إنك تداعبنا: إنما يعنون إنك تمازحنا[26].

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ ہم سے ہنسی مذاق کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں
حق کے سوا کچھ نہیں کہتا)

لوگوں کے سوال کا مقصد یہ تھا کہ اپ نے ہمیں مزاح ہنسی مذاق اور خوش طبعی کرنے سے منع فرمایا اور اپ خوش طبعی کرتے ہیں اس لیے آپ نے فرمایا کہ مزاح خوش طبعی کے وقت بھی حق کے سوا کچھ نہیں کہتا جبکہ ایسے موقع پر دوسرے لوگ غیر مناسب اور ناحق باتیں بھی کہہ جاتے ہیں۔ مذاق کی حدود وقیود کے سلسلے میں حدیث واضح مثال ہے البتہ بعض مواقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عام لوگوں سے ہنسی مزاح فرماتے: ان رجلا استحمل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: إني حاملك على ولد الناقة، فقال: يا رسول الله، ما أصنع بولد الناقة؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "وهل تلد الإبل إلا النوق"[27].

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری کی درخواست کی، آپ نے فرمایا میں تمہیں سواری کے لیے اونٹنی کا بچہ دوں گا، اس آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں اونٹنی کا بچہ کیا کروں گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلا اونٹ کو اونٹنی کے سوا کوئی اور بھی جنتی ہے

---

[26] *At-Tirmidhi, Muhammad ibn* **Isa. Jami** *at-Tirmidhi. Book of Kindness and Social Relations, Chapter on What Has Come Regarding Joking. Maktabat al-Ma'arif, Riyadh, 1417 AH. Hadith 1990.*
[27] Ibid:1991

مزاح کی ایسی صورت جس میں کسی کو نہ حق بات کہی جائے ڈرایا دھمکایا جائے کسی کو کوئی مالی یا جانی نقصان پہنچایا جائے یعنی اسلام نے ایسی تفریح و حرام قرار دیا ہے۔ حدیث شریف میں ہے : أَنَّهُمْ كَانُوا يَسِيرُونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، فَانْطَلَقَ بَعْضُهُمْ إِلَى حَبْلٍ مَعَهُ، فَأَخَذَهُ فَفَزِعَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا[28]

وہ لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ سفر میں جا رہے تھے، تو ان میں سے ایک آدمی سو گیا اور دوسرا اس سے ایک رسی لینے لگا جو اس کے پاس تھی، تو وہ ڈر گیا، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ دوسرے مسلمان کو ڈرائے۔''

اسی طرح کھیل تفریح کی دیگو صورتوں میں سے فلمیں ڈرامے کسے کہانیاں بھی شامل ہیں ان شرائط کے ساتھ ان کی اجازت مشروط ہے جب ان کی وجہ سے معاشرے میں بے حیائی اور بد اخلاقی، بد تہذیبی دوسروں کی تحقیر کرنا تو مسکرانا کردار کشی جیسی برائیاں تقویت نہ ملے۔

خلاصہ:

انسانی فطرت میں خوشی اور غم دونوں شامل ہیں۔ خوشی کے لیے انسان مختلف ذرائع تلاش کرتا رہا ہے۔ تفریح ایک ایسا ذریعہ ہے جو خوشی، تسکین اور راحت فراہم کرتا ہے۔ تفریح کی مختلف صورتیں ہیں، جو ہر قوم اور دور میں مختلف رہی ہیں۔ اسلام میں تفریح کا مقصد صرف خوشی حاصل کرنا نہیں ہے۔ اس کا مقصد کائنات کی تخلیق پر غور و فکر کر کے اللہ کی معرفت حاصل کرنا بھی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تفریح کا مقصد سابقہ اقوام کے برے انجام سے سبق سیکھنا بھی ہے۔ اسلام اعتدال پسند مذہب ہے، اس لیے وہ تفریح کو بھی اعتدال کے ساتھ کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ اسلام تفریح میں سستی اور کاہلی کو پسند نہیں کرتا۔ زمانہ کے ساتھ ساتھ تفریح کی صورتیں بھی بدلتی رہی ہیں۔ جدید دور میں تفریح کی نئی نئی شکلیں وجود میں آئی ہیں۔ تاہم، اسلام میں تفریح کے اصول و ضوابط ہمیشہ ایک جیسے رہے ہیں۔

اسلام میں تفریح کا مقصد خوشی حاصل کرنا، اللہ کی معرفت حاصل کرنا اور سابقہ اقوام کے برے انجام سے سبق سیکھنا

اسلام تفریح میں اعتدال پسندی کی تلقین کرتا ہے۔ زمانہ کے ساتھ ساتھ تفریح کی صورتیں بدلتی رہتی ہیں، لیکن اسلام میں تفریح کے اصول و ضوابط ہمیشہ ایک جیسے رہتے ہیں۔

[28] Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ash'ath. Sunan Abī Dāwūd. Kitāb al-Jihād, Bāb fī al-nahy 'an qatl al-mar'ah wa al-ghulam wa al-'abd fī al-ghazāh, Dar Ihyā' al-Turāth al-'Arabi, Beirut, 1995.Hdith:5004